امیر احرار، ابنِ امیرشریعت ، حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سانحۂ ارتحال پر تعزیتی پیغامات و تاثرات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مجلس احرار اسلام کے امیر، ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان کے روح و رواں اور امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے خلف الرشید حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ خیر المدارس ملتان سے دینی علوم کی تعلیم کی تکمیل فرمائی۔ حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا خیر محمد جالندھری قدس سرہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے۔ اور وقت کے اکابر علماء دیوبند سے اکتساب فیض کیا۔ انہوں نے متعدد دینی، علمی اور سیاسی میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھلائے، تقریر و تحریر اور وعظ و بیان کے بادشاہ تھے۔ سحر آفرین خطابت اور خوش الحانی انہیں میراث میں ملی تھی۔ وہ جب بولتے تو بولنے کا حق ادا کرتے۔ یوں محسوس ہوتا جیسے الفاظ و حروف ان کے سامنے پرا باندھے کھڑے ہیں۔ وہ نہ صرف خطیب تھے بلکہ شہنشاہ خطابت تھے۔ وہ قرآن پڑھتے تو آسمان سے فرشتے اترتے محسوس ہوتے۔ یوں لگتا جیسے ایک لمحہ کے لئے زمین و آسمان ساکت و صامت ہوگئے ہیں۔ وہ اسلام دشمن قوتوں کے لئے تیغ براں تھے۔ ان کے رگ و ریشہ سے اسلامی غیرت و حمیت ٹپکتی تھی۔ سارقینِ نبوت ہوں یا صحابہ کرام کے باغی، مرزائے قادیان کی اولاد ہو یا عبداللہ بن سبا کی ذریت، وہ سب کے لیے موت کا پیغام تھے۔ کسی بھی باطل و گمراہ تحریک اور جماعت کا تعاقب کرتے تو اسے انجام تک پہنچائے بغیر دم نہ لیتے۔ مغربی طرز حکومت اور جمہوریت کے خلاف بولتے تو ایسا محسوس ہوتا جیسے ان میں شیخ الاسلام امام غزالی و رازی کی روح بول رہی ہے۔ غرض وہ بے باک عالم دین، اور حضرت امیر شریعت کے سچے جانشین اور علم و فضل کے کوہ گراں تھے۔ خاندانِ نبوت کا خاصہ زہد و استغنا، ان کے روئیں روئیں سے ٹپکتا۔ وہ ہمیشہ جاہ و منصب سے کوسوں دور، سادہ زندگی اور بے تکلف طرز حیات کے قائل تھے۔ ہمیشہ برسرِ اقتدار طبقہ اور اصحاب ثروت سے کنارہ کش رہے۔ ان کی وجاہت اور حسن و رعنائی دیکھ کر ان پر حضرت امیر شریعتؒ کا شبہ ہوتا تھا۔

مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب (اکوڑہ خٹک)

بقیۃ السلف الصالحین حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری قدس اللہ سرہ العزیز کا سانحۂ ارتحال جملہ عالمِ اسلام اور اصحابِ علم و معرفت کے لیے ایک عظیم اور ناقابل برداشت صدمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے مرحوم کے علمی، مذہبی، تبلیغی اعمالِ جلیلہ کو مرحوم کے حق میں باقیات الصالحات و صدقاتِ جاری بنا دے۔ اور نادرۂ روزگار عظیم علمی شخصیت حضرت امیر شریعت

رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک خاندان میں اصحاب مجد و شرف، ارباب علم و معرفت کا سلسلہ جاری و ساری رکھے۔ تاکہ اکابر کا یہ گھرانہ الی یوم القیامہ، شریعت و طریقت کے انوار و تجلیات سے منور و معطر رہے۔ رب العلمین جل جلالہ مرحوم و مغفور کے مرقد مبارک پر اپنی لامتناہی رحمتوں کی بارشیں نازل فرمائے۔ اور ان کی روح اقدس کو جنت الفردوس کے اعلیٰ و ارفع مقام میں مراتب قرب سے نوازے (آمین)

فاروق احمد خان لغاری (سابق صدر پاکستان):

مولانا سید عطاء المحسن بخاری کے انتقال پر مجھے دلی غم ہوا۔ وہ عظیم دینی سکالر اور خطیب تھے۔

حافظ ارشاد احمد دیوبندی:

حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری واقعی حقیقی معنوں میں اسلام کی ایک عظیم بنیان مرصوص اور اسلاف کی یادگار تھے۔

محمد اسلم رانا (مدیر المذاہب لاہور)

سید عطاء المحسن بخاری ایک فاضل اجل، بے مثال خطیب، متبحر عالم دین، اور اسم بامسمیٰ شخصیت تھے۔

عطاء الحق قاسمی:

سید عطاء المحسن بخاری اپنے علم و فضل کے اعتبار سے منفرد آدمی تھے۔ ان کے مزاج میں خشونت نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ وہ بیک وقت عالمِ دین، شاعر، صحافی منفرد کالم نگار، بذلہ سنج و مزاح نگار اور قادر الکلام خطیب تھے۔ الغرض وہ ایک بے تکلف اور باغ و بہار انسان تھے۔ انہوں نے یہ صفات اپنے والد ماجد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے ورثہ میں پائی تھیں۔

مولانا عبدالرشید انصاری (مدیر ماہنامہ "نور علی نور"، کراچی)

مولانا سید عطاء المحسن بخاری ناموسِ صحابہ کے تحفظ کے لیے برہنہ شمشیر تھے۔ وہ صورتاً اور سیرتاً حضرت امیر شریعت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ تحریر اور تقریر میں اپنا ایک باوقار اور شستہ انداز رکھتے تھے۔ ان کا قلم اور ان کی زبان اسلام کی حقانیت اور دینی اقدار کے دفاع کے لیے وقف تھی۔

مولانا اکرام الحق خیری (کراچی)

مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ میرے ہم سبق تھے۔ خیر المدارس ملتان میں نو برس ہم اکٹھے رہے ایک برتن میں کھانا کھایا اور ایک ہی درسگاہ میں تعلیم حاصل کی دورۂ حدیث مکمل کر کے درجۂ تکمیل میں بھی میرے ہم جماعت رہے۔ وہ پاکیزہ کردار کے حامل انسان تھے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کے خطیب، خوبصورت نثر نگار، صاحبِ طرز ادیب و شاعر، عالم باعمل، خوش الحان قاری اور تاریخِ اسلام کے عظیم محقق تھے۔ وہ اپنے والد حضرت امیر شریعت کی عظیم یادگار تھے۔